# حسن اُخریٰ سید محمد عظیم برخیاؔ المعروف حضور قلندر بابا اولیاءؒ (تعارف)

مادی کائنات غیب اور تخفی بساط پر قائم ہے۔ غیب میں نظر دیکھتی ہے کہ نا سوتی دنیا اور لاکھوں دنیا میں ایک ہو رہی ہیں۔ یہاں کوئی باپ ہے اور کوئی ماں ہے کوئی بچہ ہے۔ کوئی استاد ہے کوئی شاگرد ہے۔ کوئی دوست ہے کوئی دشمن ہے۔ کوئی گناہ گار ہے کوئی پاک باز ہے۔ دراصل یہ سب اسٹیج پر کام کرنے والے کرداروں کے مختلف روپ ہیں۔ جب ایک کردار یا سب کردار اسٹیج سے اتر جاتے ہیں سب ایک ہو جاتے ہیں اور ان کے اوپر سے دوئی کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ ایک راز ہے جس کی پردہ کشائی انبیاء کے وارث اولیاء اللہ کرتے ہیں۔ ان ہی میں سے ایک برگزیدہ ہستی حضور قلندر بابا اولیاءؒ ہیں۔

حامل علم لدنی ، ابدال حق ، صدر الصدور ، مردِ حق آگاہ ، راہنمائے معرفت ، فخر اولیاء ، عارف حق ، مرد قلندر ، وارث علوم سید الانبیاء ، روحانی ڈائجسٹ کے روحِ رواں ، امام سلسلہ عالیہ عظیمیہ حسن اُخریٰ سید محمد عظیم برخیاؔ المعروف حضور قلندر بابا اولیاءؒ صرف ایک نام نہیں بلکہ ایک طرز فکر ہیں جو نوع انسانی کے لئے راہنمائی کا روشن مینار ہے۔ آپ نے نوع انسانی کو قرآن میں تفکر اور توحید باری تعالیٰ پر اتحاد کی دعوت نہایت عالمانہ لیکن موجودہ دور کے لیے عام فہم اور سائنسی انداز میں دی ہے۔ آپ نے فیضانِ نبوت کی مشعل معرفت کو اس طرح سے تھاما کہ اس کی ضیاء سے تا حال سے تمام عالم منور ہو گیا۔

مرشد کریم حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی آپ کے بارے میں فرماتے ہیں !

" میں نے اس عظیم بندے کے چودہ سال شب و روز دیکھے ہیں۔ ذہنی جسمانی اور روحانی معمولات میرے سامنے ہیں۔ میں نے اس عظیم بندے کے دل میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔ میں نے اس عظیم بندے کے من مندر میں اللہ کو دیکھا ہے۔ میں نے اس عظیم بندے کے نقطہ وحدانی میں کائنات اور کائنات کے اندر اربوں کھربوں سنکھوں مخلوق کو ڈوریوں میں بندھے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کائنات کی حرکت اس عظیم بندے کی ذہنی حرکت پر قائم ہے اس لئے کہ یہ اللہ کا خلیفہ ہے۔ میں نے اس بندے کی زبان سے اللہ کو بولتے سنا ہے۔ "

قلندر بابا اولیاءؒ جیسی ہستیاں صرف کسی ایک قوم کے لئے نہیں ——— پوری نوع انسانی کا سرمایہ ہوتی ہیں۔ ایسے لوگوں کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی لوگ ان کی تعلیمات سے فیض یاب ہو کر اللہ کا عرفان حاصل کر لیتے ہیں۔ اسی بات کو مرشد کریم حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی کتاب " تذکرہ قلندر بابا اولیاءؒ " کے پیش لفظ میں یوں تحریر فرماتے ہیں کہ !

" نورانی لوگوں کی باتیں بھی روشن اور منور ہوتی ہیں۔ زندگی میں ان کے ساتھ ایک لمحے کا تقرب سو سالہ اطاعت بے ریا سے افضل ہے اور عالم قدس میں چلے جانے کے بعد ان کی یاد ہزار سالہ اطاعت بے ریا سے اعلیٰ اور افضل ہے کیا یہ مقرب بارگاہ بندوں کے تذکرے سے آدمی کا انگ انگ اللہ تعالیٰ کی قربت کے تصور سے رنگین ہو جاتا ہے۔ "

آپ کی زندگی کے حالات وواقعات ، کشف وکرامات ، اسرار ورموز کی خوشبو سے معطر ملفوظات وارشادات عالیہ پر اب تک بہت کچھ لکھا جاچکا ہے لیکن آپ کی ذات مبارک الفاظ کے محور میں نہ سما سکی۔ الفاظ کے اس ردوبدل سے آپ کی عظیم ذات مبارک کو احاطہ الفاظ میں لانا تو ناممکن البتہ کوشش ضرور کی جاسکتی ہے۔ مرشد کریم فرماتے ہیں !

" ہمارے لئے اس عظیم بندے کی شخصیت اور تعلیمات کو سمجھنے کی کوشش بھی کچھ کم اہمیت نہیں رکھتی۔ درحقیقت ان کوششوں سے خود ہماری اپنی شخصیت ایک نئی جہت اور کائناتی علم کے حوالے سے تفہیم وآگہی کی نئی راہوں سے روشناس ہوتی ہے۔ قلندر بابا اولیاء کی شخصیت اور تعلیمات میں تفکر خود اپنی شخصیت کو جلا بخشتا ہے۔ بڑے لوگوں کی عظمت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ان کی ذات دوسروں کو نہ صرف راہنمائی عطا کرتی ہے بلکہ ان کی تعلیمات دکھوں اور پریشانیوں کا مداوا ہوتی ہیں۔ "

زیر نظر سوانح حیات حضور قلندر بابا اولیاءؒ بھی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس بات سے متعلق کہ ایک ایسے مقرب بارگاہ بندے کا تذکرہ جس سے آدمی کا انگ انگ اللہ تعالیٰ کی قربت کے تصور سے رنگین ہو جائے اور اس ہستی کی تعلیمات دکھوں اور پریشانیوں کا مداوا بن

# مختصر سوانح حیات حضور قلندر بابا اولیاءؒ

تحریر و تحقیق : یاسر ذیشان عظیمی

بحوالہ روحانی ڈائجسٹ : قلندر بابا اولیاءؒ نمبر جنوری 2000 ( صفحہ 261 تا 272 )

یہ تمام تواریخ انتہائی احتیاط سے مرتب کی گئی ہیں اور اس سلسلہ میں حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ ان تواریخ سے متعلق باقاعدہ مکمل ریکارڈ بھی حاصل کیا جائے۔ لیکن کچھ اہم ریکارڈ کی عدم دستیابی کی بناء پر قریب ترین عرصہ کا اندراج کیا گیا ہے۔ لہذا یہ امر لازم ہے کہ کسی واقعہ سے متعلق تاریخ میں اختلاف ہو۔ تاہم اس صورت میں یہ اختلاف معمولی اور قابل نظر انداز ہی ہوگا۔

| | | |
|---|---|---|
| 1898 | ولادت باسعادت | بمقام قصبہ خورجہ ضلع بلند شہر صوبہ یوپی ، بھارت |
| 1902 | ابتدائی تعلیم | قصبہ خورجہ کے مکتب میں داخلہ لیا |
| 1912 | میٹرک | ہائی اسکول بلند شہر سے کیا |
| 1913 | انٹر میڈیٹ | علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخلہ لیا |
| 1913 - 14 | ابتدائی تربیت | علی گڑھ قیام کے دوران درویشی کی طرف میلان بڑھ گیا۔ زیادہ وقت قبرستان کے پاس مولانا کابلیؒ کے حجرہ میں گزارتے۔ رات تشریف لے جاتے اور صبح گئے واپس آتے۔ |
| 1914 - 15 | تاج الاولیاء | بابا تاج الدین ناگپوریؒ کے پاس حاضری |
| 1914 - 1922 | تاج الاولیاء | بابا تاج الدین ناگپوریؒ کے پاس 9 سال تک قیام۔ بابا تاج الدینؒ نے روحانی تربیت فرمائی۔ |
| 1922 قبل از | والدہ کی وفات | زمانہ تربیت میں ہی حضور قلندر بابا اولیاءؒ کی والدہ ماجدہ سعیدہ بی بی چار بیٹیوں اور دو بیٹوں کو چھوڑ کر عالم بقا میں چلی گئیں۔ ایک ہمشیرہ کے علاوہ سب بچے حضور قلندر بابا اولیاءؒ سے چھوٹے تھے۔ کوئی بھی باشعور نہ تھا۔ آپ بہن بھائیوں کی تربیت کیلئے کمر بستہ ہو گئے۔ |
| 1923 - 24 | شادی اور دہلی میں قیام | بابا تاج الدینؒ کے ارشاد کے مطابق آپ کی شادی دہلی میں ان کے عقیدت مند کی صاحبزادی سے ہوگئی۔ شادی کے بعد دہلی میں قیام پذیر ہوگئے |
| 1925 | صحافت و شاعری | دہلی میں قیام کے دوران مختلف رسائل و جرائد کی صحافت اور شعراء کے دیوانوں کی اصلاح اور تربیت کا کام کرتے رہے۔ دن کو صوفی منش لوگ آپ کے پاس آتے اور تصوف کی محفلیں ہوتیں۔ جبکہ رات کو شاعر ادیب اور اہل ذوق حضرات آپ سے فیض یاب ہوتے۔ |
| 17 اگست 1925 | تاج الاولیاء | بابا تاج الدین ناگپوریؒ وصال فرما گئے |
| 1926 | ناگپور چھوڑ دیا | وصال سے پہلے بابا تاج الدینؒ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد یہاں قیام نہ کرنا۔ چنانچہ نانا صاحب کے وصال کے بعد ناگپور آنا جانا ترک کر دیا۔ |

| | | |
|---|---|---|
| 1936 | پہلی ملازمت | برطانوی ہندوستانی فوج میں ایک سال ملازمت کی۔ |
| 1937 | برماروانگی | فوجی ملازمت کے دوران برماروانگی اور زخمی ہونے پر ہسپتال داخل |
| 1937 اختتام | بڑے صاحبزادے | محترم آفتاب ( مرحوم ) کی ولادت ہوئی۔ |
| 1937<br>1942 | شاعری | اگرچہ قیام دہلی سے ہی شعراء کے دیوانوں کی اصلاح کیا کرتے تھے۔ تاہم دستیاب ریکارڈ کے مطابق 5 دسمبر 1942 کو " زارنزار " میں آپ کی غزل " **عشق ہی میرا سفر ہے ، عشق ہی میرا کاشانہ ہے** " شائع ہوئی۔ |
| 4 جولائی 1947 | اعلان پاکستان | تقسیم سے قبل ہی بذریعہ خط اظہار خوشی اور مبارکباد |
| 1947 | پاکستان تشریف آوری | مہاجرین کے ساتھ پاکستان آئے۔ |
| 1948 اوائل | ابتدائی رہائش | کراچی میں لی مارکیٹ کے محلہ عثمان آباد میں رہائش |
| 1948 ابتدائی وسط | باقاعدہ روزگار کا آغاز | پاکستان آکر روزگار کے سلسلہ میں کراچی کے لارنس روڈ کی فٹ پاتھ پر بجلی کے فیوز لگانے کا کام کیا۔ |
| 1948 اختتام تا وسط 1951 | باقاعدہ ملازمت کا آغاز | ڈان اخبار میں دو سال تک ملازمت کی۔ سب ایڈیٹر کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ |
| 1950 | درون خانہ | بڑی صاحبزادی کی شادی کی جمیل صاحب سے ہوئی۔ |
| 1950 | پیر اور مرشد کی پہلی ملاقات | خواجہ شمس الدین عظیمی اور حضور قلندر بابا اولیاءؒ کی پہلی ملاقات اردو ڈان کے دفتر میں ہوئی۔ حضور قلندر بابا اولیاءؒ نے اس موقع پر آپ کو کھانے کے لیے " پان " دیا۔ |
| 1953 | دوسری ملاقات | خواجہ شمس الدین عظیمی اور حضور قلندر بابا اولیاءؒ کی دوسری اور اہم ترین ملاقات۔ اسی ملاقات کے بارے میں خواجہ شمس الدین عظیمی فرماتے ہیں ! " اور ہم دونوں ایک دوسرے کے ہو گئے " |
| 1954 قبل از | نظام تکوین | نظام تکوین میں انتظامی ذمہ داری کا آغاز ہو چکا تھا۔ |
| 1954 وسط | تکوینی ملاقات | حضرت بوعلی شاہ قلندرؒ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی آمد اور اہم تکوینی ملاقات |
| 1954 | دوسری ملازمت | رسالہ نقاد میں کام |
| 1956 | باقاعدہ بیعت | حضرت ابوالفیض قلندر علی سہروردیؒ کے ہاتھ پر |
| 1956 | تفصیلات بیعت | حضرت ابوالفیض قلندر علی سہروردیؒ نے رات تین بجے سخت |

سردیوں میں گرانڈ ہوٹل ، میکلوڈ روڈ کراچی میں رات تین بجے بلایا۔ حضور قلندر بابا اولیاءؒ رات ٹھیک دو بجے ہوٹل کی سیڑھیوں پر جا کر بیٹھ گئے ٹھیک تین بجے حضرت ابوالفیض قلندر علی سہروردیؒ نے دروازہ کھولا اندر بلایا اور سامنے بٹھا کر حضور بابا صاحبؒ کی پیشانی مبارک پر تین پھونکیں ماریں۔ پہلی پھونک میں عالم ارواح منکشف ہو گیا۔ دوسری پھونک میں عالم ملکوت و جبروت سامنے آگیا تیسری پھونک میں حضور بابا صاحبؒ نے عرش معلیٰ کا مشاہدہ کیا۔ **اسکے بعد حضرت ابوالفیض قلندر علی سہروردیؒ نے قطب ارشاد کی تعلیمات تین ہفتوں میں پوری کر کے خلافت عطا فرمائی۔**

1957 قبل از — ناظم آباد میں سکونت — 1-D ، 1/7 ناظم آباد میں مستقل سکونت اختیار کر لی

1957 — لوح و قلم — لوح و قلم کا مسودہ خواجہ شمس الدین سے لکھوانا شروع کیا

1958 قبل از — دربار رسالت مآب ﷺ — دربار رسالت مآب ﷺ میں حاضری کا آغاز ہو چکا تھا۔

1959 — لوح و قلم — لوح و قلم کا مسودہ مکمل ہو گیا

1959 وسط — نام کی مقبولیت — زبان خلق پر حضور بھائی صاحب کے نام سے مقبولیت حاصل کی۔

1960 اوائل — خانوادہ — 9 روحانی سلاسل کا خانوادہ بننا مکمل ہو چکا تھا۔

1960 جولائی — سلسلہ عالیہ عظیمیہ کا قیام — دربار رسالت ﷺ سے سلسلہ عظیمیہ کے قیام کی منظوری حاصل کی

1964 — تکوینی مصروفیات — تکوینی نظام میں بہت زیادہ مصروفیات بڑھ گئیں۔

14 اپریل 1964 — بڑے صاحبزادے کی وفات — آفتاب احمد گاڑی کے حادثے میں وفات پا گئے۔

1965 قبل از — خواجہ صاحب — خواجہ صاحب کے ہاں تشریف آوری کا آغاز ہو چکا تھا۔

1967 قبل از — خانوادہ — 11 روحانی سلاسل کا خانوادہ بننا مکمل ہو گیا

1970 بعد از — عظیمیہ فاؤنڈیشن کا قیام — عظیمیہ ٹرسٹ فاؤنڈیشن کا قیام آپ کی حیات میں ہی ہو چکا تھا۔

1977 اوائل — بیماری کا آغاز — آپ کی صحت خراب ہونا شروع ہو گئی

1978 اوائل — بیماری میں اضافہ — بیماری نے طول پکڑنا شروع کر دیا۔ علاج معالجے سے بھی فرق نہ پڑا

1978 بعد از وسط — صحت کی شدید کمزوری — بیماری کے باعث صحت بہت کمزور ہو گئی حتیٰ کہ زیادہ وقت لیٹے ہی رہتے آخری دنوں میں خرابی صحت کے باعث چلنے میں بھی تکلیف پیش آنے لگی۔

یکم دسمبر 1978 — روحانی ڈائجسٹ کا اجراء — روحانی ڈائجسٹ کا پہلا شمارہ آپ کی زیر سرپرستی میں چھپا

1978 — اللہ سے درخواست — جب بیماری حد سے بڑھ گئی اور کوئی علاج معالجہ بھی کارگر ثابت نہ ہوا تو آپ کے قریبی عقیدت مند سراج صاحب نے آپ کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ اس بیماری کو روحانی قوتوں سے ختم فرمائیں۔ بابا صاحبؒ نے فرمایا **" میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تھی اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ میں عوام کی طرح دنیا میں رہوں اور عوام کی طرح علاج کراؤں اور عوام ہی کی طرح نقل مکانی کروں۔ "**

یکم جنوری 1979 — روحانی ڈائجسٹ — روحانی ڈائجسٹ کا دوسرا شمارہ آپ کی زیر سرپرستی چھپا جس کے بعد آپ کا وصال ہو گیا اور یوں آپ کی حیات میں ڈائجسٹ دو مرتبہ چھپ سکا۔

27 جنوری 1979 — روحانی ڈائجسٹ — روحانی ڈائجسٹ کا تیسرا شمارہ چھپ کر تیار ہو چکا تھا کہ حضور قلندر بابا اولیاء کے وصال کی خبر آ گئی۔ ڈائجسٹ کی چھپوائی ہنگامی طور پر روک دی گئی اور یہ خبر ان سائیڈ ٹائٹل پر شائع ہوئی۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؁**

**27 جنوری 1979** — اخبارات — حضور قلندر بابا اولیاءؒ کے وصال کی خبر روزنامہ جنگ، روزنامہ جسارت اور روزنامہ ملت گجراتی نے نمایاں طور پر شائع کی۔

| | | |
|---|---|---|
| 27 جنوری 1979 | وصال | رات ایک بج کر دس منٹ بروز ہفتہ آپ اپنے خالقِ حقیقی کے حضور حاضر خدمت ہوگئے۔ اس وقت ڈائجسٹ کا تیسرا شمارہ تیار ہو چکا تھا جسے ہنگامی حالت میں روک کر ٹائٹل پر آپ کے وصال کی خبر ان الفاظ میں شائع کی گئی۔ |

"آہ قلندر بابا اولیاءؒ"

واحسرتا کہ آج دنیا اس وجودِ سرمدی سے خالی ہوگئی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"میں اپنے بندوں کو دوست رکھتا ہوں اور میں ان کے کان ، آنکھ اور زبان بن جاتا ہوں پھر وہ میرے ذریعے سنتے ہیں ، میرے ذریعے بولتے ہیں اور میرے ذریعے چیزیں پکڑتے ہیں۔"

**27 جنوری 1979** **تجہیز و تکفین**

| | |
|---|---|
| کفن | آبِ زمزم میں ڈوبا ہوا بڑی پھوپھو جھنڈو صاحبہ |
| تولیہ احرام | طاہر بھائی صاحب |
| سامان غسل | شمشاد احمد صاحب |
| غسل | بھائی علی اللہ |
| نمازِ جنازہ | بعد نمازِ عصر مسجد طیبہ مولوی خلیل الرحمن صاحب نے پڑھائی |
| قبر کی جگہ | حاتم نیون جی ARCHITECT نے محلِ وقوع کا انتخاب کیا |
| اندر کی اینٹیں | جمیل صاحب |
| سلیب | خواجہ شمس الدین عظیمی |
| سیمنٹ | علی اللہ صاحب |
| قبر کی لمبائی | سات فٹ اندر کی طرف ، آٹھ فٹ صندوق تعویذ |
| قبر کی چوڑائی | چار فٹ اندر سے |
| قبر میں اتارا | علی اللہ، سراج اندر اترے۔ شمشاد ، خالد قادری ، وقار یوسف صاحبان اوپر رہے۔ |
| تلقین | سرہانے کی جانب خواجہ شمس الدین عظیمی |
| لحد مبارک | پائے مبارک کی جانب مولوی خلیل الرحمن صاحب |
| | جس وقت مٹی دی جا رہی تھی اس وقت مغرب کی اذان ہو رہی تھی۔ |

**آپ کو آپ کی وصیت کے مطابق عظیمیہ ٹرسٹ فاؤنڈیشن کے شمالی حصہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔**

## وصال :

1977 سے پیشتر حضور قلندر بابا اولیاءؒ نے آٹھ ماہ تک چوبیس گھنٹے میں صرف ایک پیالہ دودھ پر گزارا کیا۔ تین روز پہلے کھانا اور پینا بالکل چھوڑ دیا۔ ایک ہفتے پہلے ہی اس بات کا اعلان فرما دیا کہ اب میں زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کا مہمان ہوں۔ جس روز وصال ہوا اس روز آپ نے داماد محمد جمیل صاحب سے فرمایا کہ آج تم کہیں نہ جانا میرا کچھ پتہ نہیں۔ وصال والی رات دس بجے خانوادہ سلسلہ عظیمیہ حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب کو طلب فرمایا۔ عظیمی صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضور قلندر بابا اولیاءؒ نے وصال سے پہلے مجھے مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ **" خواجہ صاحب ! مشن کو پھیلانے والے لوگ دیوانے ہوتے ہیں۔ "** پھر مجھ سے فرمایا آپ میری بات سمجھ گئے ؟ میں نے عرض کیا " حضور ! میں آپ کی منشاء اور آپ کی ہدایت کو سامنے رکھ کر سلسلے کی پیش رفت میں انشاء اللہ دیوانہ وار کام کروں گا۔" حضور قلندر بابا اولیاءؒ خوش ہوئے اور میرے سر پر ہاتھ رکھا۔ پھر پیشانی پر انگلیوں کے پورے سے دائرے بناتے رہے اور پھونک مار کر فرمایا " اللہ تمہارا حامی و ناصر ہے " **رات ایک بج کر دس منٹ پر آپ اپنے خالق حقیقی کے حضور مستقل حاضری میں چلے گئے۔**

حضرت عظیمی صاحب بیان کرتے ہیں کہ !

**" آپ کی نماز جنازہ میں ہزاروں انسانوں کے علاوہ لاکھوں فرشتے بھی صف بستہ تھے۔ سید الانبیاء، سرور کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ، عاشق رسول حضرت اویس قرنیؒ ، سر تاج الاولیاء حضرت غوث اعظمؒ اپنے معزز فرزند سعید کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حد نظر تک اولیاء اللہ کی ارواح کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ "**

**27 جنوری 1861 اور 27 جنوری 1979**

" سوانح حیات بابا تاج الدین ناگپوریؒ " میں لکھا ہے کہ عام روایت کے مطابق حضور بابا تاج الدین اولیاء سرکارؒ کامٹی ناگپور میں 5 رجب المرجب 1277ھ بمطابق 27 جنوری 1861ء کو پیر کے دن صبح فجر کے وقت پیدا ہوئے۔ حسین اتفاق یہ ہے کہ 118 سال بعد 1979 کو اسی دن یعنی 27 جنوری کو حضور قلندر بابا اولیاءؒ ( نواسہ بابا تاج الدین ناگپوریؒ ) فجر سے چند گھنٹے پہلے صبح ایک بج کر دس منٹ پر خالق حقیقی کے حضور مستقل حضوری میں چلے گئے۔

**بحوالہ : سوانح حیات بابا تاج الدین ناگپوریؒ ۔ مرتبہ : سہیل عظیمی ۔ صفحہ 21 - 20**

## نام مبارک :

**مکمل نام** : حسن اُخریٰ سید محمد عظیم برخیاؔ المعروف حضور قلندر بابا اولیاءؒ

**حسن اُخریٰ** : اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کو جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام روحانی طور پر تعلیمات دے کر فارغ کرتے ہیں تو ایک نام عطا فرماتے ہیں اور بعد میں اسی نام سے یاد فرماتے ہیں ۔ حضور قلندر بابا اولیاءؒ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے " حسن اُخریٰ " کا لقب عطا فرمایا ۔ دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں انہی الفاظ سے مخاطب کئے جاتے ہیں ۔ اس نام کی مناسبت قلندر بابا اولیاءؒ کے ننھیالی جدی نام " حسن مہدی " سے بھی ہے۔

**سید** : نجیب الطرفین سادات ہونے پر سید کہلائے جاتے ہیں۔

**محمد عظیم** : پیدائش پر والدین نے یہ نام رکھا۔

**برخیاؔ** : شعروسخن کے شوق سے وابستگی کی خاطر " برخیاؔ " کا تخلص اختیار کیا۔

**قلندر بابا اولیاءؒ** : ملائکہ ارضی وسماوی اور حاملان عرش میں اسی نام سے جانے جاتے ہیں اور بعد از وصال یہی نام آپ کے چاہنے والوں کی زبان پر ہے۔

**بھیا** : ڈان کے دفتر میں سب آپ کو بھیا کہتے تھے۔

**بھائی صاحب** : آپ کے چھوٹے بھائی آپ کو اس نام سے پکارتے تھے اس لئے دیگر افراد نے بھی آپ کو اسی نام سے پکارنا شروع کر دیا اور آپ بھائی صاحب کے نام سے بھی جانے گئے۔

**حضور بھائی صاحب** : بھائی صاحب کے ساتھ حضور کا اضافہ ڈاکٹر عبدالقادر نے کیا جو کہ سلسلہ کے صاحب اختیار بزرگ ہیں۔

اگرچہ اب آپ بھائی صاحب نہیں کہلوائے جاتے لیکن حضور کا یہ اضافہ آج تک برقرار ہے۔

**اماں** : حکیم وقار یوسف عظیمی اور ان کے بہن بھائی وغیرہ بچپن میں اس نام سے پکارتے تھے۔

**باوا صاحب** : ڈاکٹر عبدالقادر خود آپ کو مخاطب کرتے وقت باوا صاحب کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔

## اولاد :

**صلبی** : محترم آفتاب احمد مرحوم ، محترم شمشاد احمد ، محترم رؤف احمد عظیمی

محترمہ سلیمہ خاتون ، محترمہ تسلیمہ خاتون

**روحانی** : نوعِ انسانی ، نوعِ جنات و دیگر انواعِ عالم

روحانی ورثہ تصنیفات :

☆ رباعیات قلندر بابا اولیاءؒ " علم و عرفان کا سمندر "
اسرار ہائے تصوف اور نظام کائنات کے متعلق شاعری کی یہ تصنیف آپ کے وصال کے بعد شائع ہوئی۔

☆ لوح و قلم " اسرار و رموز کا خزانہ "
لوحِ محفوظ اور کائنات سے متعلقہ قوانین پر مشتمل یہ جامع تصنیف آپ کے وصال کے بعد شائع ہوئی۔

☆ تذکرہ تاج الدین باباؒ " ماورائی علوم کا بحر بیکراں "
کشف و کرامات اور ماورائی علوم کی توجیہات پر یہ تصنیف آپ کی حیات میں ہی شائع ہوئی۔

☆ قدرت کی اسپیس " کائناتی فارمولوں کا ریکارڈ "
آپ کی حیات میں پہلی بار گجراتی زبان میں شائع ہوئی بعد میں خالد نیازؔ نے اس کا اردو ترجمہ کیا اور یہ دوبارہ آپ کے وصال کے بعد جنوری 1992 میں اردو زبان میں شائع ہوئی۔ اس کی آمدن مزار کے لئے وقف ہے

## حلیہ مبارک

آپ کا قد بہت مناسب ، چہرہ پُر وقار ، چوڑا ماتھا ، ابھرے ہوئے ابرو ، سر کے بال بہت مناسب ، داڑھی گھنی اور چھوٹی ، جبکہ سر اور داڑھی کے بال دس پندرہ روز میں روز ترشواتے۔ سر کے بال کبھی ایک انچ سے اور داڑھی کے بال نصف انچ سے نہ بڑھنے دیتے تھے۔ سر پر نہ کبھی استرا پھروایا اور نہ کبھی زلفیں رکھیں۔ آنکھیں نہ بہت چھوٹی نہ بہت بڑی ، گال گوشت سے بھرے ہوئے اور چوڑی ناک ، مضبوط کندھے اور بازو ہاتھ اور انگلیوں پر بہت ہی مناسبت سے گوشت کا ابھار۔ آپ اکثر اوقات قمیض اتار کر رکھتے تھے جس سے اوپری جسم عیاں ہوتا تھا۔ چہرہ ، گردن کندھے ، سینہ ، کمر غرض کسی بھی حصہ میں کوئی ہڈی نمایاں نہ ہوتی تمام جسم پر گوشت بہت مناسب تھا جس سے آپ کی جسمانی وضع بہت ہی مناسب اور خوبصورت تھی۔ چہرہ دیکھنے سے ایک بہت ہی باوقار سلجھے ہوئے اور صاحب علم ہونے کا عکس دیتا تھا۔ طبیعت میں متانت اور سنجیدگی ایک خاص وقار سے نمایاں تھی دانت بہت ہی چمکدار تھے جیسے موتی۔

قاری العظیمی بتاتے ہیں کہ ایک روز میں نے داڑھی کے متعلق دریافت کیا کہ از روئے قرآن و حدیث اس کی حد کتنی ہے اور سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ریش مبارک کیسی تھی ؟ اور صحابہ کرامؓ بالخصوص خلفائے راشدینؓ جن سے بڑھ کر متبع شریعت کوئی نہیں ہو سکتا ان کی داڑھیاں کتنی لمبی تھیں ؟ ارشاد فرمایا " قرآن میں داڑھی کی لمبائی چوڑائی کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔ داڑھی سے متعلق حدیث بھی صرف ایک ہے باقی سب موضوع ہیں۔ اس کے بعد فرمایا ! " ہماری دربارِ رسالتؐ میں ہفتہ میں دو بار تو ضرور حاضری ہوتی ہے وہاں خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین بھی موجود ہوتے ہیں۔ ہم جو وہاں دیکھتے ہیں وہ تو یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ریش انور کے موئے مبارک گھونگھر والے پیچیدہ ، پیچدار اور جسم اطہر پر ایک انگل کے قریب لمبے نظر آتے ہیں اور بڑے خوبصورت لگتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کی داڑھی چھوٹی ہے ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ کی داڑھیاں اس سے بڑی ہیں اور حضرت علیؓ کی داڑھی تو چڑھی ہوئی نظر آتی ہے۔ "

**آپ نجیب الطرفین سید ہیں۔ آپ کا خاندانی سلسلہ گیارہویں امام حضرت حسن عسکری سے جا ملتا ہے۔** دادھیال اور ننھیال دونوں جانب سے آپ کے جدِ امجد حضرت فیصل مہدی عبداللہ عرب حضرت امام حسن عسکری کی آل اولاد میں سے تھے۔ حضرت فیصل مہدی مدینہ منورہ سے ہندوستان تشریف لے آئے تھے اور یہاں آکر مدراس میں مقیم ہوگئے۔ آپ کے ایک صاحبزادے حضرت حسین مہدی رکن الدین مدراس سے کشمیر آگئے اور پھر یہاں سے ہری پور ہزارہ میں آکر سکونت اختیار کرلی۔ آپ نے 149 سال اور 8 ماہ کی طویل عمر پائی جبکہ آپ کے دوسرے صاحبزادے حضرت حسن مہدی جلال الدین مدراس میں ہی قیام پذیر رہے۔

حضور قلندر بابا اولیاءؒ کی دادھیال حضرت حسن مہدی رکن الدین کی اولاد میں اور ننھیال حضرت حسن مہدی جلال الدین کی اولاد میں سے ہے۔ حضرت حسن مہدی رکن الدین کی اولاد میں سے دو نام بہت قابلِ تذکرہ ملتے ہیں۔ ان میں سے ایک مخدوم حسین مہدی جمال الدین ہیں جو کہ اللہ دین کی عرفیت سے جانے جاتے ہیں جبکہ دوسرے حسین مہدی بدیع الدین شیر دل ہیں جن کی اولاد میں سے حضور قلندر بابا اولیاءؒ کے والد محترم تھے۔ جبکہ آپ کی ننھیال حضرت حسن مہدی جلال الدین کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے ننھیال کے خاندان میں سے کئی صاحبِ ولایت بزرگ گزرے ہیں۔ مغل شہنشاہوں نے انہیں بہت سی جاگیریں نذر کی ہوئی تھیں۔ انہی میں سے ایک سعد الدین مہدی تھے جو مغلیہ دور میں فوجی افسر ہو کر دہلی آئے۔ بادشاہ دہلی کی طرف سے انہیں " اہار " نام کا ایک موضوع بطور جاگیر دیا گیا۔ مغل شہنشاہ فرخ سیر کے زمانہ میں صوبے کے گورنر نواب مالا گڑھ نے حقوق جاگیرداری ضبط کر لیے اور صرف کاشتکاری کی حیثیت باقی رہ گئی۔

چونکہ آپ کے ننھیال کا وطن کولار (مدراس) ہے۔ اس لئے آپ کے خاندانی بزرگوں کی رہائش کی نسبت سے یہ شہر " **کولار شریف** " کہلاتا ہے اور آپ کے ننھیال کے بزرگ " **پیرزادہ کولار شریف** " کے نام سے مشہور ہیں۔ حضرت سید قادر صاحب بھی انہی میں سے ایک ہیں۔ بعض وجوہات کی بناء پر سید قادر صاحب اپنی آبائی جاگیر وغیرہ میں سے دستبردار ہو کر فوج میں ملازم ہوگئے اور ترقی کرتے کرتے صوبے دار میجر کی عہدے تک پہنچ گئے تھے۔ آپ کے ایک ہی صاحبزادے تھے۔ جن کا نام حضرت سید علی صاحب تھا اور ایک ہی صاحبزادی حضرت سیدانی بی اماں تھیں جو کہ اپنے وقت کی صاحبِ ولایت خاتون تھیں۔ ان کا مزار آج بھی مرجعِ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت سید علی صاحب کے صاحبزادے حضرت سید حیدر صاحب فوج میں نائیک تھے۔ آپ کا تبادلہ کامٹی ناگپور میں ہوگیا جہاں آپ نے مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کی اولاد میں سے بابا تاج الدینؒ کے دادا جمال الدین تھے۔ آپ کے چار صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھی۔ جن میں سے سب سے بڑے صاحبزادے حضرت سید حسن مہدی بدر الدین صاحب تھے۔ بدر الدین مہدی ساگر ڈپو میں صوبے دار تھے۔ ساگر ہندوستان کے صوبے یوپی میں واقع ہے۔

حضرت سید بدر الدین کی شادی حضرت میراں شاہ کی صاحبزادی حضرت مریم بی صاحبہ سے ہوئی جن میں سے آپ کے اکلوتے صاحبزادے حضرت سید محمد تاج الدین ہیں۔ جنہیں دنیا **شہنشاہِ ہفت اقلیم ، تاج الاولیاء بابا تاج الدین ناگپوری سرکارؒ** کے نام سے جانتی ہے۔ جبکہ حضرت سید حیدر صاحب کے دوسرے صاحبزادے حضرت سید حسن مہدی صدر الدین تھے۔ حضرت صدر الدین کے دو صاحبزادے تھے جن میں حضرت حسن مہدی ظہور الدین تو لاولد رہے جبکہ حضرت حسن مہدی سراج الدین کی اولاد میں سے محترمہ سعیدہ تھیں جو کہ حضور قلندر بابا اولیاءؒ کی والدہ گرامی قدر ہیں۔ حضرت بابا تاج الدین ناگپوریؒ سرکار اگرچہ غیر شادی شدہ تھے لیکن رشتہ میں وہ حضور قلندر بابا اولیاءؒ کے نانا لگتے تھے۔ حضور قلندر بابا اولیاءؒ کے والد محترم حکومت برطانیہ کے تحت دہلی ٹول ٹیکس میں محرر تھے۔ انہوں نے بعد میں تحصیل میں بھی ملازمت کی۔

## خاندانی پس منظر :

**آپ نجیب الطرفین سید ہیں۔ آپ کا خاندانی سلسلہ گیارہویں امام حضرت حسن عسکری سے جا ملتا ہے۔** دادھیال اور ننھیال دونوں جانب سے آپ کے جد امجد حضرت فیصل مہدی عبداللہ عرب حضرت امام حسن عسکری کی آل اولاد میں سے تھے۔ حضرت فیصل مہدی مدینہ منورہ سے ہندوستان تشریف لے آئے تھے اور یہاں آکر مدراس میں مقیم ہوگئے۔ آپ کے ایک صاحبزادے حضرت حسین مہدی رکن الدین مدراس سے کشمیر آگئے اور پھر یہاں سے ہری پور ہزارہ میں آکر سکونت اختیار کر لی۔ آپ نے 149 سال اور 8 ماہ کی طویل عمر پائی جبکہ آپ کے دوسرے صاحبزادے حضرت حسن مہدی جلال الدین مدراس میں ہی قیام پذیر رہے۔

حضور قلندر بابا اولیاءؒ کی دادھیال حضرت حسن مہدی رکن الدین کی اولاد میں اور ننھیال حضرت حسن مہدی جلال الدین کی اولاد میں سے ہے۔ حضرت حسن مہدی رکن الدین کی اولاد میں سے دو نام بہت قابل تذکرہ ملتے ہیں۔ ان میں سے ایک مخدوم حسین مہدی جمال الدین ہیں جو کہ اللہ دین کی عرفیت سے جانے جاتے ہیں جبکہ دوسرے حسین مہدی بدیع الدین شیر دل ہیں جن کی اولاد میں سے حضور قلندر بابا اولیاءؒ کے والد محترم تھے۔ جبکہ آپ کی ننھیال حضرت حسن مہدی جلال الدین کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے ننھیال کے خاندان میں سے کئی صاحب ولایت بزرگ گزرے ہیں۔ مغل شہنشاہوں نے انہیں بہت سی جاگیریں نذر کی ہوئی تھیں۔ انہی میں سے ایک سعد الدین مہدی تھے جو مغلیہ دور میں فوجی افسر ہو کر دہلی آئے۔ بادشاہ دہلی کی طرف سے انہیں " اہار " نام کا ایک موضوع بطور جاگیر دیا گیا۔ مغل شہنشاہ فرخ سیر کے زمانہ میں صوبے کے گورنر نواب مالاگڑھ نے حقوق جاگیرداری ضبط کر لیے اور صرف کاشتکاری کی حیثیت باقی رہ گئی۔

چونکہ آپ کے ننھیال کا وطن کولار ( مدراس ) ہے۔ اس لئے آپ کے خاندانی بزرگوں کی رہائش کی نسبت سے یہ شہر " **کولار شریف** " کہلاتا ہے اور آپ کے ننھیال کے بزرگ " **پیرزادہ کولار شریف** " کے نام سے مشہور ہیں۔ حضرت سید قادر صاحب بھی انہی میں سے ایک ہیں۔ بعض وجوہات کی بناء پر سید قادر صاحب اپنی آبائی جاگیر وغیرہ میں سے دستبردار ہو کر فوج میں ملازم ہوگئے اور ترقی کرتے کرتے صوبے دار میجر کی عہدے تک پہنچ گئے تھے۔ آپ کے ایک ہی صاحب زادے تھے۔ جن کا نام حضرت سید علی صاحب تھا اور ایک ہی صاحب زادی حضرت سیدانی بی اماں تھیں جو کہ اپنے وقت کی صاحب ولایت خاتون تھیں۔ ان کا مزار آج بھی مرجع خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت سید علی صاحب کے صاحب زادے حضرت سید حیدر صاحب فوج میں نائیک تھے۔ آپ کا تبادلہ کامٹی ناگپور میں ہوگیا جہاں آپ نے مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کی اولاد میں سے بابا تاج الدینؒ کے والد جمال الدین تھے۔ آپ کے چار صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھی۔ جن میں سے سب سے بڑے صاحبزادے حضرت سید حسن مہدی بدرالدین صاحب تھے۔ بدرالدین مہدی ساگر ڈپو میں صوبے دار تھے۔ ساگر ہندوستان کے صوبے یوپی میں واقع ہے۔

حضرت سید بدرالدین کی شادی حضرت میراں شاہ کی صاحب زادی حضرت مریم بی صاحبہ سے ہوئی جن میں سے آپ کے اکلوتے صاحبزادے حضرت سید محمد تاج الدین ہیں۔ جنہیں دنیا **شہنشاہ ہفت اقلیم ، تاج الاولیاء بابا تاج الدین ناگپوری سرکارؒ** کے نام سے جانتی ہے۔ جبکہ حضرت سید حیدر صاحب کے دوسرے صاحب زادے حضرت سید حسن مہدی صدرالدین تھے۔ حضرت صدرالدین کے دو صاحبزادے تھے جن میں حضرت حسن مہدی ظہورالدین تو لاولد رہے جبکہ حضرت حسن مہدی سراج الدین کی اولاد میں سے محترمہ سعیدہ تھیں جو کہ حضور قلندر بابا اولیاءؒ کی والدہ گرامی قدر ہیں۔ حضرت بابا تاج الدین ناگپوری سرکار اگرچہ غیر شادی شدہ تھے لیکن رشتہ میں وہ حضور قلندر بابا اولیاءؒ کے نانا لگتے تھے۔ حضور قلندر بابا اولیاءؒ کے والد محترم حکومت برطانیہ کے تحت دہلی ٹول ٹیکس میں محرر تھے۔ انہوں نے بعد میں تحصیل میں بھی ملازمت کی۔

آپ کا خاندانی سلسلہ اس طرح سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے

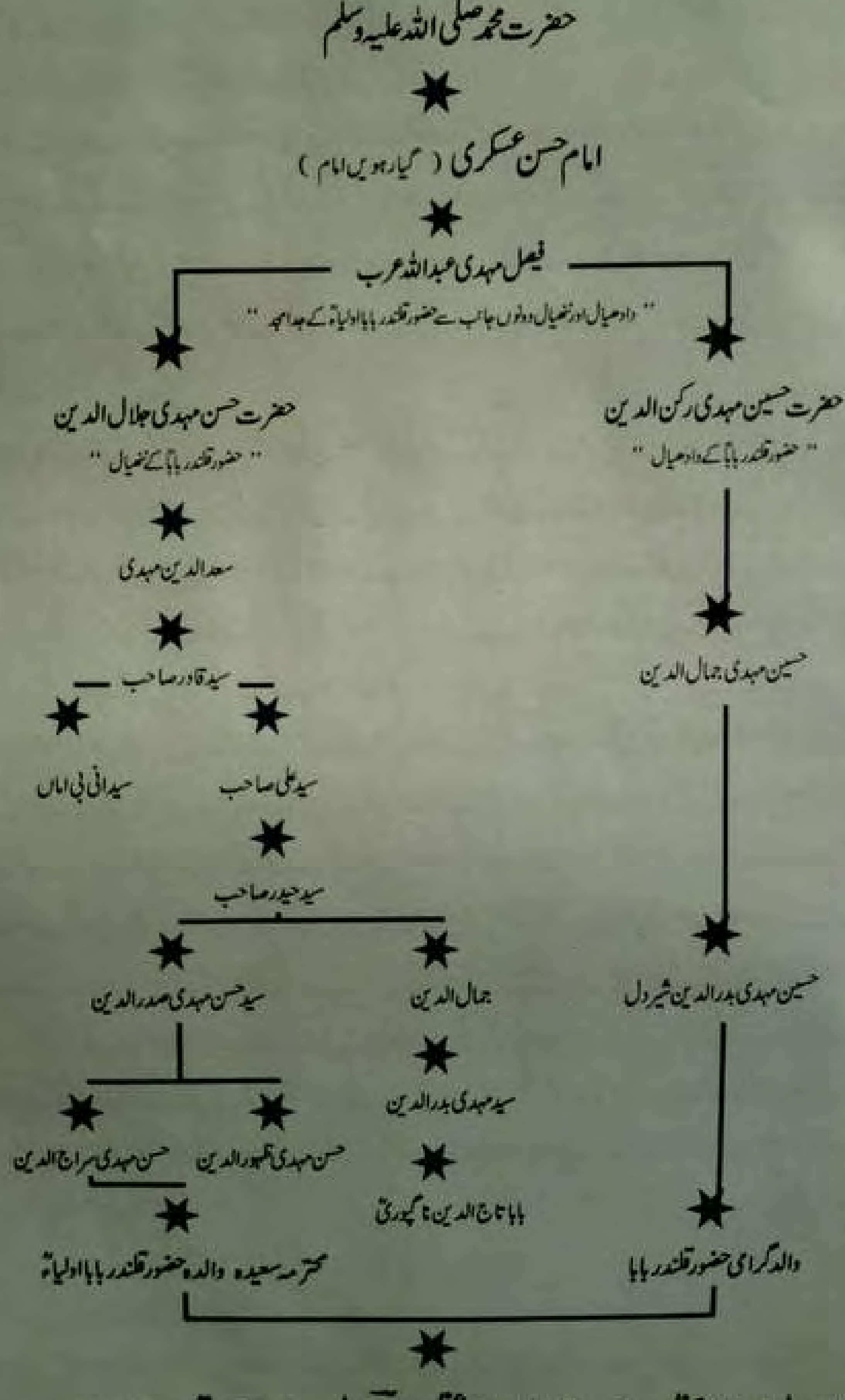


امام سلسلہ عالیہ عظیمیہ حسن اُخریٰ سید محمد عظیم برخیاؔ المعروف حضور قلندر بابا اولیاء

## آپ کا تکوینی عہدہ اور مقام

حسنِ اخریٰ سید محمد عظیم برخیا المعروف حضور قلندر بابا اولیاءؒ ہمیں اور روحانی دنیا میں کس مقام پر فائز ہیں وہاں تک ہمارے ادراک کی رسائی نہیں شاید اسکو وہ نہیں جب ان کا شعور ترقی کر جائے گا تو وہ قلندر باباؒ کے مقام و مرتبے سے آشنا ہو جائیں۔ ہم حضور قلندر بابا اولیاءؒ کے مقام اور مرتبے کو جاننے کے لئے نظام تکوین کو سمجھنے کی کوشش ضروری جا سکتی ہے۔

جس طرح دنیا میں کسی حکومت یا انتظام کو چلانے کے لیے مختلف شعبے اور MINISTRIES قائم کی جاتی ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی اپنا انتظام چلانے کے لئے باقاعدہ ایک سیکرٹریٹ قائم کیا ہوا ہے جسے نظام تکوین کہتے ہیں۔ اس نظام میں مختلف عہدے ہوتے ہیں جیسے نجبا، نقبا، ابرار، اخیار، اوتاد، مخدوم شاہ ولایت، صاحب خدمت، اہل نظامت، اہل تفصیل، غوث، مدار تفہیم، قطب، قطب عالم، قطب تفہیم، قطب تعلیم، قطب مدار، قطب الاقطاب، کوچک ابدال، ابدال حق، مشکلین، صدر الصدور وغیرہ۔

اولیاء اللہ کا ایک نہایت برگزیدہ گروہ "اقطاب" کہلاتا ہے۔ یہ گروہ تکوین عالم کی ذمہ داریوں کو سر انجام دیتا ہے قطب عالم ایک ہوتا ہے عالم غیب میں اس کا نام عبداللہ ہوتا ہے۔ ہر بستی ہر شہر میں ایک قطب ہوتا ہے۔ قطب کے معاون اولیاء اللہ کا گروہ "ابرار" کہلاتا ہے۔ تکوین عالم کے کاموں میں مصروف ان اولیاء اللہ کی تعداد سات بتائی جاتی ہے۔ نظام تکوین میں جو حضرات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے حکم اور پالیسیوں کی تفصیلات مرتب کرتے اور انہیں حتمی شکل دیتے ہیں "اہل نظام" کہلاتے ہیں۔ اہل نظامت کی مرتب کردہ پالیسیوں کو عملی جامہ پہنانے والے لوگ "اہل تفصیل" کہلاتے ہیں۔ نظام تکوین میں یہ حضرات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

اسی طرح نظام عالم پر مقرر اولیاء اللہ کا طبقہ "ابدال" کہلاتا ہے۔ انکی تعداد مقرر ہوتی ہے۔ ان کا کام انتظام عالم کی نگرانی ہے۔ ان کی تقسیم کچھ اس طرح ہوتی ہے۔ بیس کوچک ابدال ہوتے ہیں جن میں چھ حضرت خضرؑ اور چودہ حضرت الیاسؑ کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ چار بڑے ابدال جنہیں مشکلین الہیات یا صدور کہا جاتا ہے۔ انہی میں سے ایک صدر الصدور کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوتا ہے۔ باقی تین صدر ابدال بھی اس کی زیر نگرانی ہوتے ہیں۔ صدر الصدور تکوینی نظام کا کنٹرولر ہوتا ہے۔ اس وقت ابدال حق حضور قلندر بابا اولیاءؒ صدر الصدور کے عہدہ پر فائز ہیں۔

قلندر بابا اولیاءؒ اللہ تعالیٰ کے نظام تکوین کے تحت کائنات کے ایک شعبہ کے نگران ہیں جس میں 12 کھرب آباد و غیر آباد نظام قائم ہیں اور ہر نظام میں ایک سورج، کم از کم 8، 9 یا 10 سیارے ہوتے ہیں۔ ان نظاموں میں ایک ہمارا نظام شمسی ہے۔ حضور قلندر بابا اولیاءؒ ہر سال 15 شعبان کو اپنے شعبے کا بجٹ بنا کر اللہ تعالیٰ کو پیش کرتے اور آئندہ سال کے لیے ہدایات لیتے۔ تکوین کا کام کرتے وقت چالیس سوالوں کو سننا، سمجھنا اور فوراً جواب دیتے۔ 25 سے 35 فرشتوں کی بیک وقت آواز سننا اور آواز دیتے جبکہ کائنات کا فائل ورک کرتے وقت ایک گھنٹے میں ایک کروڑ فائل دیکھنا اور چند گردشوں کر دینا آپ کا معمول تھا۔

### مقام ولایت :

حضور قلندر بابا اولیاءؒ تمام اولیاء کی تاریخ میں واحد بزرگ ہیں جو کہ 21 روحانی سلاسل کے مربی و مشفق ہیں اور 11 روحانی سلاسل کے خانوادہ ہیں۔ اسی طرح تمام اولیاء میں حضور قلندر بابا اولیاءؒ کو یہ انفرادیت بھی حاصل ہے کہ انہوں نے روحانی اور آسمانی علوم کو محفوظ کرنے کے لئے انہیں باقاعدہ دستاویز (کتاب لوح و قلم و تشریحات) کی صورت میں نوع انسانی کے لئے مرتب کیا۔

آپ درج ذیل روحانی سلاسل کے خانوادہ ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| سلسلہ نوریہ | سلسلہ قلندریہ | سلسلہ فردوسیہ | سلسلہ چشتیہ |
| سلسلہ قادریہ | سلسلہ نقشبندیہ | سلسلہ سہروردیہ | سلسلہ ملامتیہ |
| سلسلہ تاجیہ | سلسلہ جنیدیہ | سلسلہ سہوریہ | |

آپ کی باقاعدہ روحانی تعلیم وتربیت بابا تاج الدینؒ نے کی۔ اور پھر بیعت کے بعد حضرت ابوالفیض قلندر سہروردیؒ نے قطب ارشاد کی تعلیمات تین ہفتوں میں پوری کر کے خلافت عطا کی۔ اس کے علاوہ آپ کو ان اصحاب سے نسبت فیضان حاصل ہے:

| | | |
|---|---|---|
| مولانا کابلیؒ | | براہ راست تعلیم دی |
| تاج الاولیاء بابا تاج الدین ناگپوری سرکارؒ | خانوادہ | براہ راست تعلیم دی |
| حضرت ابوالفیض قلندر علی سہروردیؒ | خانوادہ | براہ راست تعلیم دی |
| حضرت حسن عظمیٰ سراج الدین بندگی شاہؒ | خانوادہ | براہ راست تعلیم دی |
| حضرت حسن کبریٰ مہدی ظہور الدین عبدالمقتدرؒ | خانوادہ | براہ راست تعلیم دی |
| حضرت محمد صغریٰ تاج الدینؒ ( چراغ الدین ) | خانوادہ | براہ راست تعلیم دی |
| حضرت شیخ بہاالحق الدین زکریا ملتانیؒ | خانوادہ | بطریق اویسیہ تعلیم دی |
| شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ | خانوادہ | بطریق اویسیہ تعلیم دی |
| حضرت شرف الدین بوعلی شاہ قلندرؒ | خانوادہ | بطریق اویسیہ تعلیم دی |
| حضرت نجم الدین کبریٰ شیخ کبیرؒ | امام سلسلہ | بطریق اویسیہ تعلیم دی |
| حضرت ممشاد دینوریؒ | امام سلسلہ | بطریق اویسیہ تعلیم دی |
| حضرت ذوالنون مصریؒ | امام سلسلہ | بطریق اویسیہ تعلیم دی |
| حضرت شیخ غوث اعظم عبدالقادر جیلانیؒ | امام سلسلہ | بطریق اویسیہ تعلیم دی |
| حضرت شیخ بہاالحق نقشبندی خواجہ باللہؒ | امام سلسلہ | بطریق اویسیہ تعلیم دی |
| حضرت ابوالقاہرؒ | امام سلسلہ | بطریق اویسیہ تعلیم دی |
| حضرت بایزید بسطامیؒ | امام سلسلہ | بطریق اویسیہ تعلیم دی |
| حضرت امام موسیٰ کاظم رضاؒ | امام سلسلہ | بطریق اویسیہ تعلیم دی |
| حضرت عبدالقاسم جنیدی بغدادیؒ | امام سلسلہ | بطریق اویسیہ تعلیم دی |
| باب علم حضرت علی کرم اللہ وجہہ | | بطریق اویسیہ تعلیم دی |
| سیدالانبیاء سرور کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم | | براہ راست تعلیم دی |

جب تعلیم کا یہ سلسلہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا تو آپ نے براہ راست علم لدنی عطا فرمایا اور سیدنا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ہمت اور نسبت کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں پیشی ہوئی اور خالق کائنات سے اسرار ورموز کا علم عطا ہوا۔

# اوصاف حمیدہ

لباس عمدہ مگر سادہ استعمال کرتے۔ قمیض کا کالر نہیں ہوتا تھا۔ پاجامہ چوڑے پائنچے کا موری تقریباً 6 انگل لوٹی ہوئی۔ گرمیوں میں صرف قمیض پاجامہ زیب تن کرتے۔ لیکن سردیوں میں کہیں جب باہر تشریف لے جاتے تو شیروانی اور ٹوپی ضرور پہنتے۔ جناح کیپ استعمال کرتے تھے۔ لباس عموماً سفید رنگ کا زیب تن کرتے تھے۔ جوتے ہمیشہ براؤن پہنتے۔ سیاہ رنگ جوتے استعمال نہیں کرتے تھے۔ فرماتے تھے جو آفاقی شعائیں Cosmic Rays دماغ پر وارد ہوتی ہیں۔ جسم میں دور کرتے ہوئے پیروں کے راستے میں جذب ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر سیاہ رنگ کے جوتے پہنے جائیں تو سیاہ رنگ ان کو جذب کر کے زمین تک نہیں جانے دیتا جس سے جسم اور ذہن کو نقصان ہوتا ہے۔ آپ بہت ہی مہمان نواز طبیعت کے مالک تھے۔ کوئی خاص کھانا پسند نہ تھا نہ ہی کوئی تکلف کرتے تھے۔ جو سامنے آیا وہی کھا لیتے البتہ اچھے کھانے کا شوق بھی فرماتے تھے۔ لیکن عموماً خوراک سادہ ہی ہوتی۔

بابا صاحبؒ نے استعمال کی ہر چیز کی ایک جگہ مقرر کر رکھی تھی۔ شیروانی، دھل کر آئے ہوئے کپڑے، بستر پر تکیہ، پائنتی پر چادر، تکیے کے بائیں جانب ٹوپی غرض ہر چیز اپنی جگہ پر موجود ہوتی تھی۔ کوئی نہ کوئی کتاب آپ کے مطالعے میں ضرور رہتی جو عموماً تکیے کے نیچے بائیں جانب موجود رہتی اور ساتھ میں قلم بھی ہوتا۔ کتابوں کی الماری میں کتابیں ایسی ترتیب سے ہوتیں کہ کہتے فلاں خانے میں دائیں طرف تیسری کتاب یا بائیں جانب پانچویں کتاب فلاں مضمون پر ہے نکالو حتیٰ کہ جوتے اتارتے وقت اس التزام سے رکھتے کہ جوتے ایک سوت سے بھی آگے پیچھے نہ ہوتے۔ مزاح خود بھی فرماتے اور دوسروں کی شگفتہ باتوں بھی پسند فرماتے۔ تبسم فرماتے یا ہنستے لیکن کبھی قہقہہ نہیں لگاتے تھے۔ مزاح ہمیشہ ایسا فرماتے جس سے محفل میں تہذیب و اخلاق بھی رہے اور شگفتگی بھی ہو جائے۔

بچوں سے خاص الخاص شفقت فرماتے ان کی ہر بات سنتے تمام عمر کسی بھی بچے سے سختی نہ کی۔ دوسروں کو بھی شفقت کی تلقین کرتے۔ بچوں کی دل آزاری سے گریز فرماتے اور بچوں کی خوشی کو ہمیشہ مقدم رکھتے۔ دوسروں سے اچھے برتاؤ اور حسن سلوک پر خاص زور دیتے اور خود تو خاص الخاص اس پر عمل پیرا رہتے۔ آپ کی تمام باتوں میں محبت کا پہلو نمایاں رہتا تھا۔ قلندر باباؒ نے کبھی زندگی میں صابن سے ہاتھ نہ دھوئے گرم پانی سے ہاتھ دھو کر تولیے سے صاف کر لیا کرتے تھے۔ ہاتھ دھونے میں کافی وقت صرف ہو جاتا تھا۔ جب تک ہاتھ میں لگی ہوئی چکنائی دور نہیں ہو جاتی تھی ہاتھ دھوتے رہتے تھے۔ جھوٹ سے سخت نفرت کرتے سب کو نصیحت کرتے کہ نہ بڑے جھوٹ بولیں اور نہ بچے جھوٹ بولے۔ نہ تو فضول خرچ تھے اور نہ ہی نمود و نمائش کے قائل۔ ہمیشہ سادگی پسند کرتے تھے۔ اپنے تمام فرائض کی ادائیگی میں بہت پابند تھے۔ اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید کرتے۔ چیخ کر بولنے کو سخت ناپسند کرتے۔ جو ذرا اونچی آواز میں بولتا اسے تاکید فرماتے کہ " ارے بھائی آہستہ بولو بلاوجہ کیا بلڈ پریشر ہائی کرنا " اگر جواب میں کہا جاتا " بھائی صاحب عادت بن گئی ہے " تو آپ فرماتے " کیا عادت بن گئی ہے —— بنائی ہے! صحیح کر لو کیا فائدہ اتنی زور سے کیوں بولتے ہو۔" اس سلسلے میں ہمیشہ نصیحت کرتے " آواز کمرے سے باہر نہیں جانی چاہئے اور نہ دوسرے کمرے میں آواز سے کوئی پریشانی ہو۔

وقت کی بہت زیادہ پابندی کرتے۔ کہیں جانا ہوتا تو مخصوص وقت پر تیار ہوتے اور پورے وقت پر پہنچ جاتے۔ پورے وقت پر تمام کام کرتے۔ بہت مہمان نواز تھے۔ ہر آنے والے کو کچھ نہ کچھ پیش کرتے۔ تمام زندگی کبھی کوئی مہمان خالی واپس نہ گیا۔

بہت کم گو تھے۔ فضول گفتگو سے پرہیز کرتے۔ مقابل کی ذہنی سطح اس کی ضرورت اور سمجھ بوجھ کے مطابق گفتگو فرماتے۔ کوئی بات بتاتے وقت اکثر و بیشتر معنوی ابہام و تفہیم کے لیے اپنے ساتھ یا اپنے سامنے ہونے والے واقعات کو بنیاد بنا کر کسی خیال یا نقطہ کو پیش کیا کرتے تھے۔ اس سے حقیقت بیانی اور صداقت نظریہ اور خیال کے متعلق کوئی ابہام یا عدم صداقت کا شائبہ نہیں ہوتا تھا۔ آپ کے دوست سید نثار علی بخاری بتاتے ہیں کہ آپؒ اپنے والد صاحب کا بے حد احترام کرتے۔ ان کے سامنے ہمیشہ نیچی آواز میں بولتے اور نظریں نیچی رکھتے۔

## ارشادات عالیہ :

یوں تو آپ کے ارشادات مبارک اتنے ہیں کہ ان پر کئی جامع کتابیں بھی تحریر کی جائیں تو بھی ان میں کمی واقع نہ ہو۔ یہاں پر چند ارشادات مبارک پیش خدمت ہیں جو نوع انسانی کے لئے ایک پیغام ہیں۔

☆ اصل رشتہ روحانی رشتہ ہے۔

☆ سکون ایک کیفیت کا نام ہے جو یقینی ہے اور جس کے اوپر کبھی موت وارد نہیں ہوتی۔

☆ آدمی آدمی کی دوا ہے۔

☆ استغنا بغیر یقین کے پیدا نہیں ہوسکتا اور یقین کی تکمیل بغیر مشاہدے کے نہیں ہوتی۔

☆ کسی کو اپنا بنانے کے لئے اپنا بہت کچھ کھونا پڑتا ہے۔

☆ قرآنی پروگرام کے دونوں اجزا نماز اور روزہ کو روح اور جسم کا وظیفہ ہیں۔ وظیفے سے مراد حرکت ہے جو زندگی کو قائم رکھنے کے لئے انسان پر لازم ہے۔

☆ آیات الٰہی سے مراد ایسی نشانیاں ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن میں توجہ دلائی ہے۔

☆ اپنے نفس کا عرفان انسان پر معرفت الٰہیہ کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

☆ ایمان سے مراد ذوق ہے۔ ذوق وہ عادت ہے جو تلاش میں سرگرداں رہتی ہے۔

☆ ایک مرتبہ مرید اور مرشد کے آپس کے تعلق کے حوالے سے بتایا کہ

> **" مرید اور مرشد کا رشتہ استاد و شاگرد ، اولاد اور باپ کا ہے۔ مرید مرشد کا محبوب ہوتا ہے۔ مرشد مرید کی افتادِ طبع کے مطابق تربیت دیتا ہے۔ اس کی چھوٹی بڑی غلطیوں پر پردہ ڈالتا ہے۔ نشیب و فراز اور سفر کی صعوبتوں سے گزر کر اس مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ جہاں پُرسکون زندگی اس کا احاطہ کر لیتی ہے۔ "**

**آپ کا یہ ارشاد مبارک ہم سب کے لیے مشعل راہ ہے :** " میری روحانی اولاد مجھے خوش دیکھنا چاہتی ہے تو اس کے اوپر فرض ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو اللہ کی مخلوق کی خدمت کرے۔ تصور شیخ اور مراقبے کے ذریعے اپنی روح کا عرفان حاصل کیا جائے۔ دنیاوی معاملات میں پوری کوشش کی جائے لیکن نتیجہ اللہ کے اوپر چھوڑ دیا جائے۔ کوشش کی جائے کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ نہ اپنی نہ دوسروں کی۔ بڑوں کا احترام اور بچوں پر شفقت سلسلہ عظیمیہ کے افراد پر لازم ہے۔ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ کسی کو برا نہ کہو۔ اس لیے کہ آدمی خود سب سے برا ہے۔ مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ دل میں ایمان داخل ہو۔ "

## شاعری

حضور قلندر بابا اولیاءؒ اس مادی دور کی تاریکیوں میں روشنی کا مینار اور مضطرب اور پریشان دلوں کے لئے سرچشمہ سکون وقرار تھے۔ وہ وقت زیادہ دور نہیں جب آپ کی تعلیمات اور ہدایات کا ایک بیش بہا خزانہ منظر عام پر آجائے گا۔ اور دنیا کے بڑے بڑے دانشور اور حکمت وفلسفہ کے داعی یہ دیکھ کر انگشت بدنداں رہ جائیں گے کہ انہوں نے چاند ستاروں پر کمند ڈالنے کی سعی ناتمام میں وقت اور دولت کا بے دریغ ضیاع کیا مگر فطرت کے رازہائے سربستہ کے ایسے ماہر انجذاب کے فیض سے محروم رہے۔ جو ابھی کچھ عرصہ پہلے تک انہیں کے درمیان جسد خاکی کے روپ میں جلوہ فگن تھا اور جس کے در حکمت وہدایت سے متلاشیان حق کو وہ سب کچھ مل سکتا تھا جس کی انہیں تلاش تھی۔ **آپکی تعلیمات کا بڑا حصہ آپ کی شاعری "رباعیات" ہیں۔ حضور قلندر بابا اولیاءؒ اردو شاعری کی تاریخ میں اہم ترین اور واحد شخصیت ہیں جنہوں نے تصوف کو بیان کرنے کے لئے اردو کی مشکل ترین صنف رباعی کا استعمال کیا اور یہ کام اس خوبی سے کیا کہ وہ اردو شاعری کا شاہکار بن گیا۔**

فنی محاسن کے اعتبار سے رباعیات حضور قلندر بابا اولیاءؒ ہر اس معیار پر اترتی ہیں جو کہ اردو شاعری کو امتیاز بخشتا ہے۔ رباعیات کے موضوعات اس کی زبان مصرعوں کی ترتیب اس کی بحر ۔ الغرض ہر معیار پر یہ رباعیات منفرد اور معیاری ہیں اور بلاشبہ اپنے فنی محاسن کے سبب اردو ادب میں نمایاں مقام حاصل کرنے کے قابل ہیں۔ اس طرز کی صوفیانہ شاعری میں یہ خوبی حضور قلندر بابا اولیاءؒ کو ایک منفرد مقام عطا کرتی ہے۔ حرف آخر کے طور پر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حضور قلندر بابا اولیاءؒ کی ذات گرامی سے رباعیات اور شعر وشاعری کی صورت میں شراب عرفانی کا ایک ایسا چشمہ پھوٹ نکلا جس سے رہروان سلوک نشۂ توحیدی میں مست وبے خود ہونے کے لئے ہمیشہ سرشار ہوتے رہیں گے۔ اور شعر وسخن کو سمجھنے والے اپنی علمی و ادبی تشنگی دور کرتے رہیں گے۔ آنے والا وقت یقیناً اس بات کا شاہد ہوگا کہ یہ رباعیات اور شاعری جہاں اپنی فنی اور معنوی اعتبار سے کلاسیک کا درجہ رکھتی ہیں وہاں یہ چشمہ ہدایت اور کائناتی رازوں کی امین بھی ہیں۔

حضور قلندر بابا اولیاءؒ کی خواہش تھی کہ یہ کتاب باتصویر چھپے آپ نے اس کے لئے ملک کے نامور مصور آذر روبی سے تمام رباعیات کی تصاویر تیار کروائیں جو کہ محسن صاحب سے گم ہو گئیں۔ بعد میں آپ نے اس سلسلہ میں دلچسپی نہ لی اور اس طرح آپکی حیات مبارکہ میں یہ کام پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا اور آپ کی شاعری کی کتاب رباعیات آپ کے وصال کے بعد چھپی۔ میں نے سلسلہ عالیہ عظیمیہ کے ایک ادنیٰ کارکن کی حیثیت سے ان رباعیات پر کام کا آغاز کیا تو میں نے یہ جانا کہ حضور قلندر بابا اولیاءؒ نے رباعیات کہہ کر آیات قرآنی کو شعری صورت میں بیان کر دیا اور یہ رباعیات سوائے اللہ کی آواز کے کچھ بھی نہیں۔

حضور قلندر بابا اولیاءؒ رباعیات کو باتصویر پیش کرنا چاہتے تھے تاکہ قاری اس کے حقیقی مفہوم سے آشنا ہو سکے۔ رباعیات کا یہ نیا زاویہ شاید اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے کہ ہم رباعیات میں پوشیدہ اللہ کے پیغام کو الہامی کتاب قرآن مجید کی روسے سمجھ سکیں۔ **میرے لیے یہ امر افتخار حیات ہے کہ زیر نظر کاوش کو آپ تک پہنچانے کی سعادت مجھے حاصل ہوئی ہے۔**